عرفان صدیقی

یہ ہے امریکہ!

اگر افغانستان پر ناروا امریکی یلغار کے بارے میں بھی دنیا ایسے ہی ردعمل کا مظاہرہ کرتی اور پاکستان کی قیادت خوف سے آزاد ہوکر ایک باوقار اصولی اور جرأت مندانہ موقف اختیار کرتی تو امریکہ پس وپیش پر کچھ نہ کچھ ضرور سوچتا۔ اگر اس وقت بھی سلامتی کونسل کے عزت مآب ارکان تھوڑا سا سوچ لیتے کہ دنیا کی سب سے بڑی عسکری قوت دنیا کے سب سے مفلوک الحال ملک کو نشانہ بنانے جارہی ہے اور مقدمہ صرف اس قدر ہے کہ وہ اسامہ کو ۱۱ستمبر کے واقعات کا ذمہ دار خیال کرتی ہے۔ نہ کوئی ثبوت، نہ کوئی دلیل، نہ کوئی دستاویز، نہ کوئی شہادت، نہ کوئی گواہ۔ تب اقوام متحدہ نے جانا کہ افغانستان کے ’’اجڈ اور گنوار مولوی‘‘ کا لہو پینے سے جارج بش کی تسکین ہوجاتی ہے تو مہنگا سودا نہیں۔ سلامتی کونسل نے نہ صرف ایک مبہم اور بے سروپا سی قرارداد منظور کر کے امریکہ کو غارت گری کا لائسنس دے دیا بلکہ اس کے انسانیت سوز مظالم کی طرف سے اس طرح آنکھیں بند کرلیں، جیسے طالبان کے لہو سے انسانیت کی سوکھی کھیتی شاداب ہورہی ہے یا جیسے اس مادہ پرست دور میں قلندری و درویشی کو سرمایہ حیات سمجھنے والے غریب وسادہ لوگوں کی گردنیں اڑانا تقاضائے وقت ہو۔ بستیاں قبرستان بنادی گئیں اور دنیا چپ رہی، جیتے جاگتے انسان فولادی کنٹینروں میں ڈال کر ماردیئے گئے اور کسی نے انگلی تک نہ اٹھائی۔ ہزاروں انسان تورابورا میں نیم ایٹمی اور کیمیائی ہتھیاروں کا لقمہ بن گئے اور کسی نے سسکی نہ بھری۔ جیلوں میں بند ہاتھ پاؤں بندھے قیدیوں کو طیاروں کی بمباری کر کے بھسم کردیا گیا اور اقوام متحدہ کسی حرافہ کی طرح مسکراتی رہی۔ دشت لیلیٰ اجتماعی قبروں کی بستی قرار پائی، انسانی حقوق کے لیے بے چین یورپ کو خبر نہ ہوئی۔ گوانٹانا موبے کے پنجروں میں بند انسان، چڑیا گھر کے جانوروں سے بھی کم تر قرار پائے اور عدل وانصاف کے ایوانوں میں کوئی زلزلہ نہ آیا۔

یہ تھی وہ مجرمانہ غفلت، جس نے امریکہ کو حوصلہ دیا۔ ہر قتل پر اس کی پیٹھ ٹھونکی گئی اور ہر استبداد پر اس کی فتح مندی کے ترانے گائے گئے۔ اس کی اخلاق باختہ بربریت، دہشت گردی کے خلاف جہاد قرار پائی اور اس نے جانا کہ اب ساری دنیا اس کے سحر میں مبتلا ہوچکی ہے، اب وہ جو چاہے کرسکتا ہے۔ لہٰذا جارج بش نے اپنے والد گرامی کا بریف کیس ٹٹول کر نیو ورلڈ کا بلیو پرنٹ نکالا اور فتح ونصرت کی نئی منزلوں کی طرف چل نکلا۔ عراق ایکا ایکی اس کے راستے میں نہیں گیا۔ یہ فیصلہ بہت پہلے ہوچکا تھا اور اب تو ڈھکے چھپے سارے حقائق سامنے آگئے ہیں کہ عراق کو نشانہ بنانے کا عزم کم وبیش چھے سال پہلے ہوچکا تھا۔ اگر صدام حسین امریکی عزائم کے سامنے جھک جاتا، تیل کے وسائل پر اس کا تصرف قبول کرلیتا، براہ راست دوسرے ممالک اور ان کی کمپنیوں سے معاملات طے کرنا چھوڑ دیتا، پاس پڑوس کی خلیجی ریاستوں کی طرح امریکی بارگاہ کی

جاروب کشی قبول کر لیتا۔اس کے بعد چاہے اڑھائی کروڑ عراقیوں کو جہنم کے دسویں منطقے میں جھونک دیتا اور انسانی حقوق کی وہ حالت کرتا جو جابر حکمران اپنی رعایا کی کر رہے ہیں' امریکہ کی جبین پر کوئی شکن نہ آتی۔صدام حسین عرب ممالک کا سرخیل اور روشن خیال دنیا کا سرتاج ہوتا۔اگر وہ آج بھی کسی صبح دریائے فرات کے کنارے کھڑا ہو کر''سب سے پہلے عراق'' کا نعرہ لگاتے ہوئے دنیا کو جارج بش کی آنکھ سے دیکھنا شروع کر دے تو اس کے لیے وائٹ ہاؤس کی راہداریوں میں سرخ قالین بچھنے لگیں گے اور نہ ختم ہونے والی ضیافتوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور بش اپنے اگلے سٹیٹ آف یونین خطاب میں اسے اپنا بہترین دوست قرار دے گا۔

صدر بش نے اپنی تقریر میں جو کچھ کہا' اس کی سینکڑوں پرتیں ہیں، ہزاروں زاویے ہیں، بنیادی روح فکر وہی ہے کہ امریکہ عریاں ہونے کے بعد اب لباس یا ستر کی ضرورت و اہمیت سے بے نیاز ہو چکا ہے۔اب وہ ڈھٹائی کی آخری پستیوں تک جائے گا۔دنیا کی واحد سپر پاور بننے کے بعد اسے سفارتی محاذ پر ایک ناقابل تصور اور شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔اقوام متحدہ کو پائے حقارت سے ٹھکرانے کے بعد اب وہ اس ادارے کی مزید تحقیر کرے گا۔اگر سلامتی کونسل میں زیادہ گرما گرمی ہوئی اور اس نے امریکی عزائم کی راہ میں کوئی اخلاقی دیوار کھڑی کرنے کی کوشش کی تو وہ مزید بپھر جائے گا۔اب تک وہ اس ادارے کی حرمت سے کھیلتا رہا ہے۔اسے موم کی ناک سمجھ کر مرضی سے توڑتا موڑتا رہا ہے۔پہلی دفعہ اسے اندازہ ہوا ہے کہ ہوائیں اس کی مٹھی میں نہیں اور موسم اس کے مزاج کے منافی بھی کروٹ لے سکتے ہیں۔وہ اب تک ۷۶ مرتبہ ویٹو کا اختیار استعمال کر چکا ہے۔۳۵ مرتبہ اس نے یہ اختیار اپنے لے پالک اسرائیل کو عالمی مذمت سے بچانے کے لیے استعمال کیا تین دن قبل اس کی ایک شہری خاتون اسرائیلی بلڈوزر تلے روند ڈالی گئی لیکن اس نے رسمی شکوہ بھی نہ کیا اور اخبار نویسوں کے استفسار پر کہا کہ ہم اسرائیل کی مذمت نہیں کریں گے۔یہ وہی امریکہ ہے جس نے ڈینئل پرل کے معاملے میں ہمارا ناطقہ بند کر دیا تھا۔اب اسے یہ اندازہ ہوا ہے کہ ویٹو کسے کہتے ہیں۔۱۹۹۰ء کی دہائی میں امریکہ اپنی خدائی کا ناقوس بجاتا رہا اور دنیا اس کی دھن پر رقص کرتی رہی۔اب رات ڈھل رہی ہے اور چہروں کے نقوش ہولے ہولے واضح ہونے لگے ہیں۔امریکہ نے ان اچھوتے اور قطعی طور پر غیر منطقی فلسفوں کی بنیاد رکھی ہے انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لیے زمین نہیں مل رہی۔PRE-EMPTIVE ATTAC یا''پیش بندی کے طور پر حملہ'' ایک کھوکھلا نظریہ ہے۔فرعون مصر نے ہزاروں سال پہلے معصوم بچوں کو اسی نظریے کے تحت ہلاک کرنے کا فرمان جاری کیا تھا کہ اس کی خدائی کو چیلنج کرنے والا کوئی ذی نفس جوان ہی نہ ہو پائے اور پھر خالق ارض و سما کی قدرت حرکت میں آئی اور فرعون کی خدائی کا زعم باطل توڑنے والا موسیٰ اس کی نگاہوں کے سامنے اس کے محل کی راہداریوں میں پل کر جوان ہو گیا۔اسی طرح حکمرانوں کے تختے الٹ کر اپنی مرضی کی حکومتیں قائم کرنے کا تصور بھی سراسر باطل اور بے بنیاد ہے۔یہ دنیا پر اپنی حکمرانی مسلط کرنے کے مترادف ہے اور مہذب دنیا اس کی اجازت نہیں دے سکتی۔

زوال کا سفر شروع ہو چکا ہے اور جس طرح گھیرے میں آیا ہوا اشتہاری مجرم اپنے اسلحہ کی آخری گولی تک لڑتا بھڑتا رہتا ہے اسی طرح امریکہ بھی دور تک جائے گا۔ پاکستان اس کے نشانے پر ہے۔ہم اس کے جوتے پالش کریں یا حق و انصاف کا ساتھ دیتے ہوئے اسے ملامت کریں ایک نہ ایک دن اس کے لشکر نے بہر طور ادھر کا رُخ کرنا ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ صدر مشرف عوام کی منتخب قیادت کو اپنا کردار ادا کرنے دیں۔ سرد جنگ کا دوسرا مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ یورپ تقسیم ہو گیا ہے۔ نئے دھڑے بن رہے ہیں۔ دنیا میں ایک واضح تقسیم سامنے آنے لگی ہے۔ایک طرف وہ ہوں گے جو امریکہ کی غلامی کو ہی ذریعہ نجات اور توشہ آخرت مانیں گے۔ ایک طرف وہ ہوں گے جو عدل' انصاف اور انسانی اقدار کا ساتھ دیں گے۔اب جبکہ امریکہ ایک گالی بن چکا ہے' ہمیں خوف اور بے چارگی کے چنگل سے نکل آنا چاہیے اور بدبودار لوگوں سے فاصلہ اختیار کر لینا چاہیے۔

امریکہ نے خود بتا دیا ہے کہ ''یہ ہے امریکہ'' اس کے بعد بھی ایک ظلمت شعار اور درندہ صفت گروہ سے جڑے رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔

(مطبوعہ: روزنامہ ''نوائے وقت'' ۲۱ مارچ ۲۰۰۳ء)

صوبہ سرحد میں طالبات کے لیے اسلامی تعلیم و تربیت کی اقامتی درس گاہ

جامعہ بناتِ عائشہ رض

قائد آباد کالونی نمبر 1' چارسدہ (صوبہ سرحد)

جامعہ بنات عائشہؓ میں مقامی بچیوں کے علاوہ بیرونی طالبات کے لیے بھی دارالاقامہ (ہاسٹل) کا انتظام کیا گیا ہے' جس میں مڈل پاس طالبات کے لیے وفاق المدارس کا نصاب اور چھوٹی بچیوں کے لیے حفظ، تجوید و ناظرہ قرآن پاک، ابتدائی دینی علوم کی تعلیم اور تبلیغی و تربیتی معمولات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بچیوں کی رہائش و خورونوش کا مکمل انتظام ہے۔

اہل خیر اپنی قیمتی تجاویز اور نقد تعاون سے نوازیں۔

فون: 0921-512677

خادم احمد' مدیر: جامعہ بنات عائشہؓ نزد مکرم خان سکول' قائد آباد کالونی نمبر 1 مردان روڈ۔ چارسدہ